بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ شہادت - گذشتہ رات کے گیارہ بجے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی - کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ قادیان تشریف لانے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں - اور آج پونے بارہ بجے حضور بفضل خدا تشریف لے آئے - الحمد للہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت ہنوز علیل ہے - روزانہ ۹۹ تک ٹمپریچر ہو جاتا ہے - احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں -

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو کل پھر کثرت سے خون آیا - پیشاب کی بھی تکلیف ہے - آپ بہت کمزور ہو گئے ہیں - احباب دعائے صحت کریں ——— جناب مولوی عبدالرحیم صاحب ایم - اے کے چھوٹے بھائی مصلح الدین صاحب کے ہاں ۱۸ اپریل لڑکا تولد ہوا - اللہ تعالیٰ مبارک کرے - کل چوہدری محمد بوٹا صاحب کا ٹھگڑ ھی نے اپنے لڑکے محمد شفیع صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی -

جلد ۳۲ | ۲۲ ماہ شہادت ۱۳۲۳ ہش | ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ | ۲۲ اپریل ۱۹۴۴ء | نمبر ۹۳

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ

یہ بھی کوئی اشتعال کی وجہ ہے؟

۱۶ اپریل کو دہلی میں جماعت احمدیہ کے جلسہ کے موقع پر وہاں کے علماء اور ان کے اتباع نے جس تہذیب و شرافت کا اظہار کیا ہے - اس سے آگاہ ہو کر ہر شریف انسان کا سر شرم و ندامت کے ساتھ جھک جانا چاہیئے - خاص کر سنجیدہ اور شریف انسانوں کو بے حد رنج اور افسوس ہونا چاہیئے - اور ہمیں معلوم ہوا ہے - کہ تمام اقوام کے شرفا اس شورش پسند طبقہ کے خلاف جس نے مسلسل کئی گھنٹوں تک نہایت شرمناک اور خلاف انسانیت حرکات کا ارتکاب کیا - نفرت کا اظہار کر رہے ہیں - لیکن افسوس کہ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو کہلاتے تو مسلمان ہیں - لیکن سراسر ذاتی اغراض اوم انہی کی بنا پر پیدا کردہ عداوت و دشمنی کی وجہ سے احمدیت کے خلاف بیہودہ سے بیہودہ حرکات کرنے والوں کی حمایت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں - ایسے ہی لوگوں نے اس موقع پر ایک بار پھر اپنے بغض اور کینہ کا اظہار کیا ہے - اور فتنہ پردازوں کی شرمناک حرکات کے جواز کی کوئی صورت نہ پا کر ایسی باتیں پیش کی ہیں - جنہیں کوئی معقول پسند انسان نہ تو وجہ اشتعال قرار دے سکتا ہے - اور نہ ان کی بنا پر فتنہ و فساد کرنے والوں کی حمایت کا دم بھر سکتا ہے - پھر عجیب بات یہ ہے کہ دروغگو را حافظہ نباشد کے مصداق بن کر متضاد باتیں پیش کی گئی ہیں - مثلاً اخبار "زمیندار" (۱۹ اپریل) میں تو یہ لکھا گیا ہے - کہ :-

"مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی تقریر میں اعلان کیا - کہ میں مصلح موعود ہوں - میں دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں - خدا جانے کتنے ہزار سال سے کنواریاں میرا انتظار کر رہی تھیں - ان مضحکہ خیز تصریحات کو تو حاضرین مزے لے کر سنتے رہے - لیکن بعد میں انہوں نے کچھ ایسی باتیں کیں جو بہمہ وجوہ اشتعال انگیز تھیں"

لیکن دوسرے دن ہندو اخبارات کی پیش کردہ فساد کی وجہ پر ایمان لاتے ہوئے لکھدیا - "یہ فساد کیوں ہوا - اخبارات کا بیان ہے - کہ جب خلیفہ قادیان تقریر کے لئے اٹھے - تو انہوں نے کہا "میں قیام امن اور اسلام پھیلانے کے لئے آیا ہوں" ان الفاظ سے حاضرین مشتعل ہو گئے - اور اس اشتعال نے فساد کی صورت اختیار کر لی"

گویا پہلے تو ان الفاظ کے متعلق جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کئے گئے ہیں - یہ لکھا - کہ انہیں "حاضرین مزے لے لے کر سنتے رہے" لیکن جب غیر مسلم اخبارات نے انہی الفاظ کو فساد کا باعث قرار دیا - تو اپنے پہلے بیان کے خلاف لکھ دیا - "ان الفاظ سے حاضرین مشتعل ہو گئے - اور اس اشتعال نے فساد کی صورت اختیار کر لی" - پھر اسی پر اکتفا نہ کیا - بلکہ ان الفاظ کو نہایت اشتعال انگیز قرار دیتے ہوئے یہ فرما دیا - کہ "یہ فقرہ مسلمانوں کے صبر و شکیب کا پیمانہ چھلکانے کے لئے کافی ہے ..... ایسا شخص اپنے آپ کو داعئی اسلام ظاہر کرے - تو مسلمانوں کا مشتعل ہونا لازمی ہے - اور اس اشتعال آفرینی کی ذمہ داری خلیفہ قادیان اور ان کے مریدوں پر عائد ہوتی ہے"

جن لوگوں کی عقل و سمجھ پر حق کی عداوت و دشمنی نے اتنا دبیز پردہ ڈال دیا ہو - ان سے کسی معقول بات کی توقع کیونکر کی جا سکتی ہے - اول تو یہی درست نہیں - کہ فسادیوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کے کسی فقرہ پر فساد کی ابتداء کی - چنانچہ دہلی کے اخبار "انصاری" کا بھی اس بارے میں یہ بیان ہے کہ "جونہی مرزا بشیر الدین محمود بولنے کے لئے کھڑے ہوئے - بہت سے لوگوں نے انہیں بولنے سے روکا - اور مختلف اقسام کے نعرے بلند کئے" گویا کوئی فقرہ سننے بغیر ہی مفسدوں نے شورش شروع کر دی - مگر اصل حقیقت تو یہ ہے - کہ فساد کی ابتداء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر کے وقت نہیں کی گئی - بلکہ اس وقت کی گئی - جب صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب تلاوت قرآن کریم کر رہے تھے - ایسی صورت میں ظاہر ہے - یہ سراسر من گھڑت اور جھوٹ ہے - کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا کوئی فقرہ ان لوگوں کے لئے باعث اشتعال ہوا - در اصل وہ لوگ گھر سے ہی فساد کر کے جلسہ کو روکنے کا ارادہ لے کر آئے تھے - اور یہ فتنہ پردازی انہوں نے جلسہ کے آغاز میں تلاوت قرآن کریم کے دوران میں ہی شروع کر دی - اور خدا تعالیٰ کے کلام کی ہتک کے مرتکب ہوئے -

مگر ہم پوچھتے ہیں - اگر احمدیت کی عداوت نے عقل و سمجھ بالکل ہی سلب نہیں کر لی - تو مہربانی کر کے بتایا جائے - یہ کہنا بھی کوئی اشتعال کی وجہ ہے - کہ "میں قیام امن اور اسلام پھیلانے کے لئے آیا ہوں" اور اس کے متعلق یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے - کہ "یہ فقرہ مسلمانوں کے صبر و شکیب کا پیمانہ چھلکانے کے لئے کافی ہے"

ذرا غور فرمائیے - جن لوگوں کے صبر و شکیب کا پیمانہ "ستیارتھ پرکاش" ایسی کتاب نہ چھلکا سکی - جو اسلام کی بیخ کنی کے لئے تصنیف کی گئی ہے اور جس میں خدا تعالےٰ، رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم دیگر انبیاء اور اسلامی تعلیم کے خلاف اس قدر دل آزار بکواس کی گئی ہے - کہ جس کو کوئی حد نہیں - اس کے خلاف تو چند روز شور مچا کر جھاگ کی طرح بیٹھ گئے - اور

ایڈیٹر :- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

خود "زمیندار" جس نے ستیارتھ پرکاش" کے خلاف علم جنگ بلند کر رکھا تھا۔ نہایت بُری طرح ہتھیار ڈال چکا ہے۔ اور سب کچھ گوارا کر رہا ہے۔ لیکن جب اس قسم کا فقرہ ان لوگوں کے کان میں پڑے۔ کہ "میں قیام امن اور اسلام پھیلانے کے لئے آیا ہوں"۔ تو پھر ان کے اشتعال کی کوئی حد ہی نہیں رہتی۔ اور ان کے صبر و شکیب کا پیمانہ فوراً چھلک جاتا ہے۔

اسی طرح یہ لوگ ہندو مہاسبھا کی یہ تحریک تو بڑے صبر اور سکون کے ساتھ سن سکتے ہیں۔ جو گزشتہ دسمبر میں اس نے اپنے سالانہ اجتماع امرتسر میں کی۔ اور جو یہ ہے کہ نہ صرف نو مسلموں کو مرتد کرنے بلکہ قدیم مسلمانوں کو مرتد بنا کر ہندو دھرم میں داخل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کی جائے۔ لیکن یہ گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ اسلام پھیلانے کے متعلق ایک فقرہ بھی کہا جائے۔ اور شرافت و انسانیت کو بالائے طاق رکھ کر فتنہ و فساد برپا کر دینا اپنا حق قرار دیتے ہیں

اسلام سے حقیقی محبت رکھنے والے اصحاب غور فرمائیں۔ کہ جن لوگوں کی یہ حالت ہے۔ کیا ان سے بڑھ کر اسلام کا دشمن کوئی اور ہو سکتا ہے۔ اور جس قدر نقصان یہ لوگ پہنچا رہے ہیں۔ کیا اس سے زیادہ کوئی اور پہنچا سکتا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ضروری ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت کے ذکر پر مشتعل ہو کر فساد برپا کرنے اور اس اشتعال کو حق بجانب قرار دے کر مسلمانوں کے اخلاق تباہ کرنے والوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے۔ جس کے وہ مستحق ہیں

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر جماعت احمدیہ لنڈن کا تعزیتی تار

لنڈن ۱۹ راپریل۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کی طرف سے حسب ذیل تار بنام الفضل موصول ہوا ہے۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی وفات سے جماعت کو جو نقصان پہنچا ہے۔ ممبران جماعت احمدیہ لنڈن اس پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ نیز حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ بیگم صاحبہ۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب و دیگر رشتہ داروں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

"شانِ محمدؐ"

مولوی عبد الغفور صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قابل مبلغ ہیں۔ ان کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۳۲۲ھ/۱۹۴۳ء رسالہ کی صورت میں شائع ہوئی ہے۔ میرے نزدیک یہ ایک مفید رسالہ ہے۔ جس میں مسئلہ خاتم النبیین پر نئے طریق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور غیر احمدیوں کے لئے نہایت بہترین تحفہ ہے۔ میں سفارش کرتا ہوں۔ کہ احباب خود بھی پڑھیں۔ اور غیر احمدیوں میں کثرت سے تقسیم کریں۔ قیمت ۲؍ فی جلد ملنے کا پتہ۔ بشارت احمد بشارت منزل دار الفضل قادیان

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

مقاطعہ کی سزا کا اعلان

ایک شخص محمد حسین جو کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ کا رہنے والا ہے۔ اس کو تحریک جدید کے خرچ پر مالی کا کام سکھایا گیا تھا۔ اور وہ ناصر آباد اسٹیٹ سندھ میں مالی کا کام کرتا تھا۔ لیکن وہ بلا اجازت کام چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے۔ چونکہ اس نے یہ خلاف معاہدہ فعل کیا ہے۔ اس لئے اس کو مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ اس سے کسی کو سلام و کلام کی اجازت نہیں ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا: (۱) مسعود امجد ابن جناب راجہ محمود امجد خان صاحب سرگودہ بعارضہ ٹائیفائڈ بہت بیمار ہے۔ (۲) ڈاکٹر غفور الحق صاحب کان پور کا چھوٹا لڑکا بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ (۳) فیض الحق صاحب کان پور کا لڑکا بیمار ہے (۴) کیپٹن ظہیر الحق صاحب آف فیض اللہ چک جنگ پر ہیں۔ (۵) لفٹیننٹ فیروز الدین صاحب سیالکوٹ اپنے عہدہ میں ترقی کے خواہاں ہیں (۶) بشیر الدین احمد صاحب ڈھ رانجھا کی والدہ بیمار رہیں (۷) ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بنگالی بی۔ اے بی ٹی کا امتحان دے رہے ہیں (۸) عبد الحق خان صاحب ایبٹ آباد کے لڑکے محاذ جنگ پر ہیں۔ (۹) شکر اللہ خان صاحب ڈسکہ کا لڑکا بیمار ہے۔ (۱۰) محمد شریف صاحب ٹیلیفون اوپریٹر کے تین برادر محاذ جنگ پر ہیں (۱۱) محمد حیات صاحب پشاور کا لڑکا بیمار ہے۔ (۱۲) ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب جالندھر بیمار ہیں۔ (۱۳) سید محمود احمد صاحب مغل پورہ ریلوے لاہور بیمار ہیں (۱۴) محمد شریف صاحب دیال گڑھی بیمار ہیں۔ اور امرتسر میں زیر علاج ہیں۔ (۱۵) محمد ابراہیم صاحب شاد کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ کا لڑکا تپ محرقہ سے بیمار ہے۔ (۱۶) ایم رکے عابد شریف صاحب کی لڑکی اور داماد بیمار ہے۔ (۱۷) مختلف مقامات کے بہت سے احباب امتحان دے رہے ہیں۔ دعا کی درخواست کرنے والے سب احباب کے لئے دعا کی جائے۔

دعائے مغفرت: (۱) چوہدری خان محمد صاحب محمد آباد سٹیٹ (سندھ) وفات پا گئے ہیں (۲) پیر عبد المجید صاحب موضع کوٹلی پیراں میں وفات پا گئے ہیں (۳) شیخ عبد الرحمٰن صاحب جہلم وفات پا گئے ہیں (۴) نصیر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بیگوسرائے کی والدہ صاحبہ وفات پا گئی ہیں (۵) محمد علی صاحب دھیر کے کلاں فوت ہو گئے ہیں (۶) عبد الحمید صاحب انڈین آرمی فیلڈ میں فوجی خدمات سرانجام دیتے ہوئے وفات پا گئے ہیں (۷) چوہدری نور احمد صاحب میر پور خاص (سندھ) وفات پا گئے ہیں (۸) سفیر الدین صاحب مونگھیر کی والدہ صاحبہ وفات پا گئی ہیں (۹) میاں ولایت حسین صاحب دوکاندار قادیان کا لڑکا رحمت اللہ بعمر ۲۲ سال وفات پا گیا۔ (۱۰) حکیم محمد سعید صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ امرتسر میں وفات پا گئے ہیں (۱۱) روشن بی بی صاحبہ اہلیہ ملک حسن خان صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس شاہ پور وفات پا گئی ہیں (۱۲) محمد بی بی صاحبہ زوجہ مولوی محمد حسین صاحب مرحوم ساکن بھلو کے ضلع گجرانوالہ وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی جائے

ولادت: (۱) مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے بشیر احمد نام تجویز فرمایا۔ (۲) میاں عبد الخالق صاحب ٹھیکیدار قادیان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ (۳) ناصر الدین صاحب ضلع لائل پور کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عبد الغفور نام تجویز فرمایا (۴) ۳۱ مارچ کو لفٹیننٹ چوہدری محمد یوسف صاحب جبل پور کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ سب کی درازی عمر اور سعادت دارین کے لئے دعا کی جائے

اعلان گمشدہ: میرا لڑکا مسمی عطاء الرحمٰن عمر تقریباً ۲۳ سال رنگ گورا قد میانہ چہرہ بیضوی۔ ناک سیدھا عرصہ ہوا لاپتہ ہے اگر کسی جماعت یا دوست کو علم ہو۔ تو اسے قادیان واپس کر دیں۔ اور مجھے اطلاع دیں۔ خاکسار ڈاکٹر رحیم بخش محلہ دار الرحمت قادیان (۲) میرا لڑکا عرصہ چھ ماہ ہوا۔ ضلع لائل پور چک ۴۴۴ تحصیل سمندری میں کام سیکھنے گیا تھا۔ مگر وہاں سے بھاگ گیا۔ حلیہ یہ ہے۔ عمر ۱۶ سال قد میانہ۔ بدن دوہرا رنگ گورا۔ آنکھیں درمیانی۔ بائیں پاؤں کی ایک انگلی کٹی ہوئی۔ جس صاحب کو یہ لڑکا ملے۔ وہ مستری عبد الغنی شکار والا محلہ دار الرحمت قادیان کو اطلاع دیں۔

تحریک قرضہ پچاس ہزار: تحریک قرضہ پچاس ہزار روپیہ کی واپسی کے سلسلہ میں ماہ اپریل ۴۴ء کا قرعہ ڈالا گیا۔ جو محمد عیسےٰ صاحب کانپوری کے نام نکلا وہ اپنی رقم دفتر بیت المال میں واپس کر کے اپنا روپیہ واپس لے سکتے ہیں۔ ناظر بیت المال قادیان

اَلْمُؤْمِنُ یَرٰی اَوْ یُرٰی لَہٗ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے رؤیا کی مصدق

احباب جماعت کی خوابیں

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بذریعہ رؤیا جو یہ انکشاف فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔ اس رؤیا سے قبل جماعت احمدیہ کے بہت سے اصحاب کو خدا تعالےٰ نے ایسی خوابیں دکھائیں۔ جن میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی علو شان اور علو مرتبت کا ذکر ہے۔ اور جن میں ان عظیم الشان کارناموں کی طرف اشارہ ہے۔ جو مصلح موعود کی ذات والاصفات سے ظہور پذیر ہوئے۔ اور آئندہ ہونے والے ہیں۔ ذیل میں ایسی خوابوں میں سے کچھ اور پیش کی جاتی ہیں:

(۳۷)

سیدی مولائی آقائی و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور کی صداقت پر ہم کو کامل ایمان تھا لیکن حضور نے مصلح موعود ہونیکا اعلان فرما کر ہمارے ایمان کو اور قوی کر دیا۔ اب خدا تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ حضور کا سایہ مبارک ہمارے سروں پر مدت مدید تک قائم و دائم رہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم حضور کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضور کے سچے خادم اور حقیقی معنوں میں غلام بن جائیں۔

پیارے آقا عاجز نے حضور کی ایک سال قبل خواب میں زیارت کی۔ ۱۹۴۲ء میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اڑیسہ تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں تشریف لائے تھے۔ تو انہوں نے ذکر کیا۔ کہ وہ خدا تعالےٰ و حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں کئی مرتبہ زیارت کر چکے ہیں۔ ایک رات ۱۹۴۳ء کے ماہ فروری میں مجھے راجیکی صاحب کی بات یاد آگئی۔ اور میرے دل میں شوق پیدا ہوا کہ کم از کم موجودہ زمانے کے پیارے نبی حضرت غلام احمد کی زیارت نصیب ہو۔ عاجز نے عشاء کی نماز میں بہت دعائیں کیں۔ کہ اے اللہ تو اپنے اس ناکارہ بندہ کو کم از کم اپنے پیارے حضرت احمد کا دیدار بخش۔ اے اللہ مجھ میں وہ طاقت نہیں۔ کہ میں تیری تجلی کی تاب لاسکوں۔ اور نہ ہی تیرے فرستادہ رسول عربی کو دیکھ سکتا ہوں۔ کیونکہ بڑی جلیل القدر ہستی ہے۔ مجھے اس زمانہ کے مرسل عزیز رسول قادیانی کی زیارت کرا دے۔ کیونکہ ہم اسے دیکھ نہیں سکے۔ الغرض دل میں یہ تمنا رکھتے ہوئے میں نے بہت منت و سماجت کی۔ بہت ہی گڑگڑایا۔ یہاں تک کہ جانماز تر ہوگئی۔ اسی رات عاجز نے ایک خواب دیکھا۔ دیکھتا ہوں کہ حضور (خلیفۃ المسیح الثانی و مصلح موعود) میرے وطن بھدرک میں جلوہ افروز ہیں۔ اور رحمت اللہ خان صاحب جو ہمارے پڑوسی ہیں۔ ان کے مکان میں قیام فرما ہیں۔ ایک ہجوم جمع ہے۔ لوگ اطراف سے حضور کی زیارت کے لئے آرہے ہیں۔ عاجز بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نے ہمیں دیکھتے ہی ہاتھ بڑھایا۔ اور شرف مصافحہ بخشا۔ اور میرے لئے دعا فرمائی۔

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے دعائیں کی تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے حضور کی زیارت بخشی۔ میں اسی فکر میں تھا۔ کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ مگر اب بڑی شان سے میرا یہ خواب پورا ہو گیا۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھ نہ سکا۔ تو آپ کے مثیل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جو حسن و احسان میں آپ کا نظیر ہے۔ ان کی زیارت سے فیضیاب ہوا۔ سبحان اللہ

حضور میں اس خواب کا ذکر رحمت اللہ خان صاحب سے کئی ماہ ہوئے کر چکا ہوں وہ سنکر بہت خوش ہوئے۔ اور کہنے لگے یہ بہت مبارک خواب ہے۔

حضور کا ادنےٰ غلام فضل وہاب ابوبکر صدیق کٹک اڑیسہ

(۳۸)

۱۹۱۱ء کے قریب کا ذکر ہے کہ میں نے دیکھا۔ کہ ایک نہایت نفیس کمرہ مثل گول کمرہ ہے۔ اس میں قالین کا فرش ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس پر رونق افروز ہیں۔ آپ کے پیچھے میرے چچا عبد الوحید صاحب مرحوم ہیں۔ اتنے میں ایک خوان کھانے کا حضور اقدس کے روبرو لایا گیا۔ حضور نے اس عاجز کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ میاں محمد مستقیم آؤ کھانا کھالو۔ جس وقت میں کھانے کے لئے بیٹھنے لگا۔ آپ نے نہایت محبت اور شفقت بھری آواز میں ہنسکر فرمایا آپ نے ہماری بیعت کرلی ہے یا نہیں۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا پہلے بیعت کرلیں پھر کھانا کھائیں۔ اس پر میں نے عرض کیا۔ بہت اچھا۔ حضور نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں نے بیعت کرلی۔ اس کے بعد ہم نے اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھایا۔ پھر آنکھ کھل گئی۔

یہ اس وقت کا رؤیا ہے۔ کہ میں احمدی نہ تھا۔ اور ہمارا تمام کنبہ احمدی تھا۔ میں نے ۱۹۱۱ء سے قادیان جانا شروع کر دیا تھا۔ اور باوجود میرے احباب اور رشتہ داروں کی کوشش کے اور میرے خود سلسلہ کی صداقت کے قائل ہو جانے کے میں حضرت خلیفۃ المسیح اول کی بیعت نہ کرسکا۔ حضور والا کے منصب خلافت پر سرفراز ہونے پر میں نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی۔ الحمد للہ کہ رؤیا میں حضرت اقدس کی بیعت سے مراد حضور والا کی بیعت تھی۔ اور حضرت اقدس کے وجود مبارک سے حضور والا کا وجود اقدس مراد تھا۔ جو عین مصلح موعود ہونے کا اشارہ ہے میں بحلف یہ رؤیا لکھ رہا ہوں۔ جھوٹ بولنا لعنتی کا کام ہے۔

خادم محمد مستقیم احمدی مجاہد سنوری ریاست پٹیالہ

(۳۹)

سیدی کافی عرصہ ہوا۔ کہ میں نے رؤیا دیکھا جس کا ذکر میں پہلے بھی کر چکا ہوں میں نے دیکھا۔ کہ میں مہمانخانہ کے شرقی دروازہ سے باہر نکلا ہوں (ابھی موجودہ مہمانخانہ کی عمارت تعمیر نہ ہوئی تھی) دیکھا کہ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے پیچھے حافظ حامد علی صاحب کے مکان کے قریب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بورڈنگ کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے ہیں۔ اس وقت مہمانخانہ کے مشرقی دروازہ سے ایک پگڈنڈی نکل کر سیدھی اس سڑک سے جاملتی تھی۔ جو بہشتی مقبرہ کو جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی پگڈنڈی پر چل پڑے میں بھی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو لیا۔ جب ہم اس پیپل کے درخت کے نیچے پہنچے۔ جو پل کے قریب ہے۔ تو وہاں حضور کھڑے ہیں۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور کا تقابل ہوا۔ تو السلام علیکم کے بعد آپ بغلگیر ہو گئے دونوں بڑے خوش ہو رہے ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ گویا دو محب بڑی دیر کے بعد ایک دوسرے سے ملے ہیں۔ دونوں معانقہ کئے رہے۔ اور کسی نے الگ ہونے کی کوشش نہ کی۔ آخر میں یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا۔ کہ آہستہ آہستہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود اطہر حضور کے وجود اطہر میں داخل ہونا شروع ہو گیا۔ پھر صرف حضور کا ہی وجود نظر آنے لگا۔ اس کے بعد مستریوں کا فتنہ پیدا ہوا۔ میں اس سے یہی سمجھا تھا۔ کہ آپ کو خدا تعالےٰ کے فضل سے مقام تقدس حاصل ہے۔ کیونکہ جس کی شان میں خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ وہ ہستی عین اس مقام کے سامنے جہاں بدباطن الزام دینے والے تھے۔ خود ہی وہ وجود حضور کا وجود بنتا ہے فالحمد للہ خاکسار ابو البشارت عبد الغفور مبلغ

(۴۰)

میرے پیارے آقا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ذیل میں اپنے دو خواب جو حضور کی نسبت دیکھے درج کرتا ہوں۔ جولائی ۱۹۳۹ء میں دیکھا کہ ہم بہت سے لوگ بیٹھے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ہم میں تشریف فرما ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تشریف لائے۔ اُس وقت ادب کے طور پر منجملہ دیگر لوگوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اٹھ کھڑے ہوئے“

(منقول از کاپی)

(۴۰) ذیل کا خواب ۲۳-۲-۲۹ کو دیکھا تھا۔ اور اُسی وقت اٹھ کر اپنی کاپی میں بصورت ذیل لکھ لیا تھا۔

ابھی صبح ۵½ اور پونے چھ کے درمیان خواب دیکھا کہ ہمارا فیروزپور والا مکان ہے۔ یا کچھ ویسا ہی۔ میں پنکھے والے کمرے میں چارپائی پر سر قبلہ کی طرف کرکے لیٹا ہوں والد صاحب برآمدے میں ہیں۔ میری چارپائی کے داہنی جانب جو الماری ہے (جس میں میری کچھ کتب و رسائل وغیرہ پڑے رہتے ہیں) اس کے ساتھ ہے۔ خواب میں وقت غالباً رات کا معلوم ہوتا ہے۔

میں اٹھ کر الماری کی طرف جو کہ میری چارپائی کے سرہانہ کی طرف ہے منہ کرکے کھڑا ہو جاتا ہوں۔ کہ مجھے اس وقت بارا یزدی کی صنعت دکھائی جاتی ہے۔ شیشہ کی طرح صاف۔ گولائی مائل کوئی شے ہے جو کہ شفاف ہے۔ مگر اس کو نظریں قطع نہیں کرتیں۔ میں اس کو عجیب لطف سے دیکھتا رہا ہوں۔ کہ یکدم میرے دل میں زبردست خواہش ”مقام محمود“ دیکھنے کی پیدا ہوئی۔ اسی وقت میری آنکھوں کے سامنے ایک چاندی کا سا بڑا کپ (Cup) آگیا۔ پھر یکدم میرا دل چاہتا ہے۔ کہ ”مقام احمد“ دیکھوں۔ تو پہلے کپ کی بجائے ایک اور ویسا ہی کپ میری آنکھوں کے سامنے آگیا۔ جو کچھ چھوٹا ہے۔ پھر میں چاہتا ہوں۔ کہ ”مقام محمد“ دیکھوں۔ تو ایک حمام کا سا برتن آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ جو کہ پہلے مجھے چھوٹا نظر آتا ہے۔ اور پھر اس سے بڑا۔ اور پھر اس سے بھی بڑا۔ (مقام محمودؐ اور مقام احمدؐ کے برتن جو tea cups کی طرح تھے۔ اور مقام محمدؐ کا برتن جو حمام کی طرح تھا۔ ان کے آپس کے مقام کو ظاہر کرتا ہے) پھر میں بڑا خوش ہوتا ہوں اور والد صاحب سے ذکر کرتا ہوں۔ اور کہتا۔ کہ حضرت صاحب (خلیفۃ المسیح ثانی) شکار جا رہے ہیں۔ میں بھی ہمراہ جاؤں گا۔ اس پر والد صاحب فرماتے ہیں۔ مجھے بھی ۵۰ کارتوس لا دو۔ ساری عمر ضائع کی ایک دن تو حضرت صاحب کے ساتھ شکار کر لیں۔ جب میں اٹھا ہوں تو آنکھیں اشکبار تھیں۔ اور ”سبحان اللہ“ زبان پر جاری۔

خاکسار صلاح الدین از لائلپور

(نوٹ) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس رویاء کے متعلق رقم فرمایا

”بڑا نظر آنے کی یہ بھی وجہ ہے۔ کہ نبی کے وقت میں اس کے کمالات کا ظہور کم ہوتا ہے۔ اور بعد میں بڑھتا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کو چھوٹے سے بڑا دکھا کر اشارہ کیا ہے سب سے پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی جو فتوحات ہوئیں۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانہ میں ان سے زیادہ ہوئیں“

(۴۱)

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدکم اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور کے اعلان سے تھوڑے دن قبل تاریخ مجھے یاد نہیں۔ میں نے خواب دیکھا۔ کہ بہت بڑی لمبی گلی ہے۔ جو مسجد اقصیٰ کو جاتی ہے۔ اس گلی کے دائیں طرف والی دیوار کے ساتھ بہت سے چھوٹے چھوٹے بچے کھڑے ہیں۔ یعنی گلی کی تمام دیوار کے ساتھ مسجد اقصیٰ تک بچے کھڑے ہیں۔ جو کہ بہت ہی خوبصورت ہیں۔ رنگ سفید۔ بال بھورے ہیں۔ ان کی عمریں ۱۰-۱۲ سال کی معلوم ہوتی ہیں۔ اُن کے ہاتھوں میں سبز رنگ کے جھنڈے ہیں ہر ایک جھنڈے پر سنہری حرفوں میں یہ لکھا ہوا ہے۔ جاء الفتح ؛

سعیدہ بیگم بنت بابو محمد سعید صاحب گجرات

(۴۲)

سیدی ومولائی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور کے اعلان مصلح موعود سے نہایت خوشی ہوئی۔ کہ میری ایک نہایت پرانا رویاء جو غالباً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک زندگی میں مجھے دکھائی گئی۔ اور جس کو میں نے بارہا اپنی جماعت میں۔ گھر میں اور کئی جگہ بیان کی۔ رویاء یہ ہے۔ کہ میں اپنے اصلی شہر رسول نگر کے غربی دروازہ جس کا نام صوبہ دار ہے کے پاس قادیان والے چاہ کی زمین میں ایک نہایت بڑی اونچی لمبی مضبوط پختہ اینٹوں کی دیوار دیکھتا ہوں۔ اور دل میں کہتا ہوں۔ یہ اسلام ہے۔ اس دیوار کی بنیادیں بہت خستہ حالت میں ہیں۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ دیوار کی بنیاد کو معماروں کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرمت فرما رہے ہیں۔ اور نہایت صفائی کے ساتھ چونہ سے اینٹیں لگا کر بالکل درست تیار فرما رہے ہیں۔ دوسری طرف دیکھتا ہوں۔ تو اسی طرح آپ اس کو درست فرما رہے ہیں۔ درمیان میں بیٹھ کر میں نے بھی چند اینٹیں لگائی ہیں۔ جو درمیان سے اُبھری ہوئی غیر موزوں ہیں۔ جس کو غالباً حضور نے کانڈی سے گرا دیا۔ اور فرمایا۔ اس طرح نہیں لگائی جاتیں ؛ حضور کا ادنیٰ ترین خادم

محمد سلطان۔ دنیا پور۔ ضلع ملتان

(۴۳)

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود۔ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض ہے۔ کہ ۲۱ مارچ کی شام کو جب میں گھر پہنچ کر الفضل دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ گھر پہنچکر سب سے پہلا کام میرا یہی ہوتا ہے۔ تو اس میں کئی دوستوں کی حضور کے مصلح موعود ہونے کے متعلق خوابیں درج تھیں۔ میری بیوی نے کہا۔ جیسا تم حضور کو پہلے سے مصلح موعود مانتے تھے۔ ہمیں بھی ہمارے والد شیخ مولوی محمد صاحب مرحوم مزنگ نے بتایا ہوا تھا۔ کہ حضور ہی مصلح موعود ہیں اور مجھے اس پر کامل یقین تھا۔ مگر ہمارے گھر میں ایسی خواب نہیں آئی۔ جس کا میں نے انہیں یہ جواب دیا۔ کہ یہ ضروری نہیں کہ ایسی خوابیں ہر ایک کو آئیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اتفاقاً اُسی رات اللہ تعالےٰ کا فضل ایسا ہُوا۔ کہ مجھے بھی خواب دکھایا گیا۔ جو میں حلفیہ درج کرتا ہوں۔

میں نے دیکھا۔ کہ ایک خوشنما کوٹھی کے برآمدہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرش پر تشریف فرما ہیں۔ میں اُن کے پاس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد کسی وجہ سے کوٹھی کے صحن میں سے جس پر گھاس اُگی ہوئی تھی آ رہا تھا۔ کہ آپ کو ایک درخت کے نیچے کھڑے پایا۔ وہیں ٹھہر گیا۔ مگر میں ابھی بات بھی نہ کرنے پایا تھا۔ کہ حضور کی شکل بالکل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہو گئی۔ چونکہ ایسا میرے دیکھتے دیکھتے ہُوا۔ اس لئے میں سخت حیران ہُوا۔ کہ یہ تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی تھے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بن گئے۔ اسی حیرت میں تھا۔ کہ کچھ آہٹ سے میری آنکھ کھل گئی ؛ صبح میں نے اپنی بیوی اور دوسرے دوستوں سے بھی اس کا ذکر کیا۔

محمد حسین دفتر ملٹری فنانس۔ نئی دہلی

(۴۴)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

گذشتہ سال ۲۳ھ کے ماہ رمضان کی آخری راتوں میں سے ایک رات کے پہلے حصہ میں نماز عشاء کے آخری التحیات میں مجھ پر غنودگی کی سی حالت طاری ہوئی۔ اور میں نے دیکھا کہ دو گھوڑیاں برابر میں کھڑی ہیں۔ ان کے قدم بالکل برابر ہیں۔ انکی شکل اور حلیہ میں کوئی فرق نہیں۔ نہایت خوبصورت اور جسیم ہیں۔ ایک پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہیں۔ اور دوسری پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سروں پر ایک دو شالہ کی قسم کا کپڑا نہایت چمکدار جس کی شعاعیں ارد گرد پھیل رہی ہیں۔ اوڑھا ہُوا ہے۔ ان دونوں گھوڑیوں کی لگامیں حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز) کے دست مبارک میں ہیں۔ اس کے بعد غنودگی کی حالت جاتی رہی۔ اور پہلی حالت نماز میں اپنے تئیں پایا ؛

قادر بخش احمدیہ مسجد لاہور

احباب سے ضروری گزارش

اِس سال کی مجلس مشاورت میں حضرت مصلح موعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاں دیگر زرین ہدایات احمدی جماعتوں کو ان کے نمائندوں کے ذریعہ دیں۔ وہاں بڑے درد اور افسوس کے ساتھ اس کم توجہی کی طرف بھی توجہ دلائی جو مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو داخل نہ کرنے کے متعلق ہے۔ حضور نے فرمایا۔ اگر آج ہم تین مبلغ بھی فوراً مہیا نہیں کر سکتے۔ تو اس کی ساری ذمہ داری آپ لوگوں پر ہے۔ اگر دوست جہاں اپنی اولاد کو انگریزی تعلیم دلاتے ہیں۔ وہاں کم از کم ایک لڑکا دین کیلئے بھی وقف کر کے مدرسہ احمدیہ میں داخل کر دیتے اور اس کے اخراجات کی ذمہ واری اپنے اُوپر لے لیتے۔ تو آج ہم کو یہ شکایت نہ ہوتی۔ کہ ہم مبلغ کہاں سے لائیں۔

اِسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ تم میں سے کتنے ہیں۔ جنہوں نے اپنے بچے مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجے۔ اپنے متعلق فرمایا۔ میرے ۱۳ لڑکے ہیں۔ میں نے ان سب کو خدمت دین کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ میرے دو بڑے بیٹے ہیں۔ مدرسہ احمدیہ میں پڑھے اور اب دوسرے بچے بھی مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

پس اے خدا تعالیٰ کے اولوالعزم رسول کی برگزیدہ جماعت خدا تعالیٰ کا خلیفہ مصلح موعود جس کے وجود کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ترقی وابستہ کر دی ہے۔ تمہیں نہایت درد کے ساتھ تمہاری اس خامی کو یاد دلا رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ظاہری اور باطنی انعامات لینے کے لئے اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں جو احمدیت کی یادگار ہے داخل کرائیں۔ اور کم از کم ایک بیٹا تو ضرور وقف کریں۔ پس جن دوستوں کے بچے مڈل میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں یا مڈل پاس کر چکے ہیں یا انٹرنس کا امتحان دے چکے ہیں۔ ان کے لئے خاص طور پر موقعہ ہے۔ کہ وہ آگے بڑھیں اور جلد کم از کم ایک لڑکا مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے کیلئے بھیج دیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ مدرسہ ہاں یہ پاک مدرسہ جو حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ صاحب اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب مرحوم کی یادگار میں جری اللہ فی حلل الانبیاء نے قائم کیا۔ اور جس کو گرتے گرتے خدا تعالیٰ کے مصلح موعود نے اپنے ہاتھ سے بچا لیا تھا اس مدرسہ کو خدا تعالیٰ نے عظیم الشان برکتیں دی ہیں اور دیتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اس مدرسہ سے نکلے ہوئے بچے دُنیا کے رہنما ہوں گے۔ وہ دنیا کے چاروں کناروں تک جائیں گے اور خدا تعالیٰ کے نام کی منادی کرینگے۔ آپ لوگ فوت ہو جائیں گے مگر آپ کے اور آپ کے خاندانوں کے نامۂ اعمال میں ہمیشہ ہمیش کے لئے اس بچے کے باعث جسے آپ اس مدرسہ میں داخل کریں گے، نیکیاں اور حسنات لکھی جائیں گی۔ پس اے بزرگو! اے سلسلہ کے درد رکھنے والے بھائیو! میں ناچیز ہاں ادنےٰ ترین خادم اپنا ذاتی واقعہ سُناتا ہوں۔ کہ مجھ سے بچپن میں کیا سلوک مولیٰ کریم نے کیا۔ میں ۱۹۱۰ء یا ۱۹۱۱ء میں قادیان آیا۔ پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا مگر اُس وقت کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے کہا۔ کہ تم کمزور ہو۔ بہتر ہے کہ چوتھی جماعت میں داخل ہو جاؤ میرے ایک بڑے بھائی منظر حسین صاحب جو پانچویں میں پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ تم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو لکھو۔ کہ میں یتیم ہوں اور میرا سال ضائع جا رہا ہے۔ حضور سفارش کریں کہ ہیڈ ماسٹر صاحب مجھ کو پانچویں جماعت میں رہنے دیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا کہ تم مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو جاؤ۔ اس وقت تک مدرسہ احمدیہ کی پورے طور پر کلاس بندی نہ ہوئی تھی۔ صرف پانچ جماعتیں بنی تھیں۔ میں نے سمجھا کہ حضور نے شاید میری سفارش نہیں کی مگر جب میرے بھائی صاحب نے دو تین دن کے بعد مجھے بتایا۔ کہ یہاں ایک دینی مدرسہ ہے۔ اس میں داخل ہونے کیلئے تم کو حضور نے فرمایا ہے۔ بڑی بڑی تفسیریں اور حدیث اور فقہ وغیرہ کی کتابیں پڑھنی ہوں گی۔ تو میں روتا ہوا حضرت اقدس کے پاس گیا۔ اور عرض کیا۔ کہ میں اتنی بڑی بڑی کتابیں کس طرح پڑھ سکونگا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے لئے یہی بہتر ہے۔ کہ تم مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ سجدا میرے دل سے ہائی سکول میں پڑھنے کی محبت بالکل سرد ہو گئی۔ اور مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے کا شوق اتنا غالب ہوا۔ کہ اُن دنوں ایک سپیشل جماعت مدرسہ احمدیہ میں ہوتی تھی۔ کہ جو کمزور لڑکے ہوتے۔ ایک سال وہاں پڑھ کر پھر مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں پڑھتے تھے۔ میں نے اپنے بڑے بھائی صاحب کو کہا۔ کہ اگر مجھ کو ایک سال سپیشل کلاس میں بھی لگانا پڑا تو میں لگاؤنگا۔ مگر اب میں نے مدرسہ احمدیہ میں ہی پڑھنا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے محض فضل اور رحم سے میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو گیا۔ میرا یہ واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فداہ ابی و اُمی کئی بار درس دیتے وقت مسجد اقصیٰ میں بیان فرماتے تھے۔

پس اے میرے بزرگو! جو نا بندہ ہاں جو عظیم الشان انعام مجھ جیسے کمزور اور نالائق پر اس مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے کی وجہ سے مولا کریم نے کیا۔ اس پر اگر میرے بدن کا ذرہ ذرہ بھی زبان بن کر شکر کرے۔ تو نہیں کر سکتا۔

اے میرے بزرگو! جس طرح کھیتی بونے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ اُسی طرح خدا تعالیٰ کے افضال کو جذب کرنے کے بھی اوقات ہوتے ہیں۔ سو یہ وہ وقت ہے۔ جبکہ فائدہ اٹھا کر خدا کے پیارے مصلح موعود فداہ نفسی و ابی و اُمی کی درد بھری آواز پر لبیک کہہ کر کم از کم اپنے ایک لڑکے کو جو مڈل پاس ہو۔ یا انٹرنس پاس۔ مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے کے لئے بھیجدیں۔ میری تو یہ کیفیت ہے۔ کہ میں مولیٰ کریم سے دُعا کرتا ہوں۔ کہ اے خدا! تُو اپنے فضل سے میرے بچوں کو زندگی دے۔ اور توفیق دے۔ کہ وہ مدرسہ احمدیہ میں پڑھیں۔ اور اپنے پیارے امام کے حضور زندگی وقف کریں۔ اور دنیا کے کناروں میں جا کر خدا تعالیٰ کے نام کو روشن کریں۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔

(خاکسار ظہور حسین سابق مبلغ بخارا و روس)

لدھیانہ کے ذمّہ وار حکّام کی توجّہ کیلئے

زیر صدارت مولوی برکت علی صاحب لائق امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ بمسجد احمدیہ المعروف میاں نہال صاحب میں بعد نماز جمعہ ۱۴ اپریل کو جماعت احمدیہ لدھیانہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بالاتفاق مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

جماعت احمدیہ لدھیانہ کا یہ غیر معمولی جلسہ احرار کی ان امن شکن کارروائیوں کے خلاف جنمیں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ و موجودہ امام جماعت احمدیہ اور دیگر تمام افراد احمدیہ کو گالیاں دیتے اور جماعت کے خلاف لوگوں میں نفرت انگیز اشتعال پیدا کرتے ہیں اور خلاف قانون بلا حصول اجازت افسران بالا شارع عام پہ جلسے منعقد کر کے ہمارے دلوں کو مجروح کرتے اور ہمارے امن پسند جذبات کو کچل رہے ہیں۔ پُرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور ذمہ دار حکام سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے بدلگام انسانوں کو اس بدتہذیبی سے روک کر برطانوی عدل و انصاف کا ثبوت دیں۔ نیز قرار پایا کہ اس ریزولیوشن کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں۔ روز نامہ الفضل۔ صاحب ...

احکام قرآن ——— با ترجمہ

پیارے خدا کی پیاری باتیں

بشارت ہو کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نوٹ کردہ نشانات جو حضور نے اپنے قرآن مجید کی آیات پر فرمائے مندرجہ بالا عنوان سے شائع کر دیئے ہیں۔ اس کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ احباب خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جن آیات قرآنی پر حضرت اقدس نے خود نشانات لگائے ہوں گے وہ کس قدر اہم ہوں گی۔ قرآن مجید کے تمام ضروری احکام جو کہ ہر وقت آپ کو مدنظر رکھنے چاہئیں اس مجموعہ میں موجود ہیں۔ یقیناً آپ کو اس کے مطالعہ سے روحانی سرور حاصل ہوگا۔ یہ احکام قرآنی۔ انسانی زندگی کے ہر شعبے پر روشنی ڈالتے ہیں۔ مایوس گنہگاروں کا علاج ہیں تھکے ماندوں کا آسرا ہیں۔ ماں باپ۔ عزیز و اقربا۔ مہمان و مسافر۔ مسکین و یتیم۔ پڑوسی اور اہل وطن کے حقوق کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ رواداری۔ عدل و انصاف۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی کا سبق دیتے ہیں۔ حاکم و رعایا کے فرائض بتلاتے ہیں۔

غرض یہ قرآن مجید کے بحر بیکراں میں سے بیش بہا جواہرات کا ذخیرہ ہیں۔ — ابدی زندگی عطا کرنے والے پھلوں کے گچھے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو اس کو حاصل کر کے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ حمائل سائز پر خوبصورت شکل میں شائع کیا گیا ہے ہدیہ صرف ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک

نماز مترجم باتصویر

ننھے بچوں میں نماز کا شوق پیدا کرنے کے لئے چھوٹے سائز پر نہایت خوبصورت شکل میں ہم نے نماز شائع کی ہے۔ جس میں آرٹ پیپر پر ایک چھوٹے بچے کی نو بلاک کی تصویریں ہیں۔ جو نماز کی مختلف شکلوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ اور ٹائٹل پر ایک ننھا بچہ اذان دے رہا ہے۔ — چھوٹے بچے اسے دیکھتے ہی تصویروں کی نقل شروع کر دیتے ہیں اور بہت خوش ہوتے ہیں۔ نیز اس نماز کو نہایت آسان طریق پر بچوں کی استعداد کے مطابق آسان الفاظ میں لکھا گیا ہے — غرض یہ نماز کی کتاب ظاہری اور باطنی حسن سے پر ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب باوجود ان خوبیوں کے ہدیہ صرف ۴؍ علاوہ محصولڈاک — اس کی مقبولیت کا نمایاں ثبوت یہ ہے کہ ۳۰۰۰ میں سے صرف ایک ماہ کے اندر اندر اللہ تعالیٰ ہزار کاپی نکل گئی۔ اور اکثر دوستوں نے دس دس۔ بیس بیس۔ اور بعض احباب نے سو سو کاپیاں خرید کی ہیں۔ احباب جلد منگوائیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ گرامی بات کو نوٹ فرمالیں کہ باہر سے منگانے والے احباب کو چار سے کم نہ بھیجی جائیں گی۔

سرموں کا سردار

سنہری سرمہ

بڑی محنت اور جانفشانی سے اور ایک لمبے تجربے کے بعد نہایت مفید اور زود اثر ادویات سے اس سرمہ کو تیار کیا گیا ہے۔ سونے چاندی کے مرکبات کے علاوہ اور بھی بیش قیمت اجزاء اس میں ملائے گئے ہیں۔ پڑبال کے سوا باقی تمام امراض چشم کے لئے بے حد مفید ہے۔ دھند۔ جالا۔ ککرے۔ ضعف بصر اور سرخی کو باقاعدہ استعمال سے بالکل دور کر دیتا ہے اور تندرست آنکھوں کے لئے تو نور علیٰ نور ہے۔

غرض یہ سنہری سرمہ سرموں کا سردار ہے۔ اور آنکھوں کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ خصوصاً ان احباب کے لئے جو سارا سارا دن بیٹھے دفتروں میں لکھتے رہتے ہیں۔ اور ان کی آنکھیں کثرت کار کی وجہ سے جلد ضعیف ہو جاتی ہیں اور سردرد کرنے لگ جاتا ہے یا آنکھ کے آگے تارے سے اڑتے ہوئے نظر آنے لگتے ہیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ کم کرتے ہر وقت آنکھوں میں خوجلی رہتی ہے اور آنکھوں کا نور کم ہوتا جاتا ہے ہم ایسے احباب کو پرزور مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ہمارے سرمہ کی صرف ایک شیشی بطور تجربہ استعمال کریں۔ راولپنڈی۔ جالندھر۔ فیروزپور۔ انبالہ۔ دہلی۔ میرٹھ۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ جبل پور وغیرہ۔ دیگر دفتروں کے کلرک صاحبان ضرور اس سرمہ کی طرف توجہ فرمائیں۔ قیمت فی تولہ چار روپیہ۔ تین ماشہ کی چھوٹی شیشی ایک روپیہ

شیطان کا آخری جنگ

روز ازل سے ہی شیطان آدم کا دشمن ہے۔ اور یہ دن آ گئے۔ شیطان کا زور کم ہونے میں نہیں آتا بلکہ آجکل تو پھر اس کے اندر جوش پیدا ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ آپ کو معلوم ہے؟ سنیئے ہم آپ کو بتلائے دیتے ہیں۔ آدم اول کے وقت شیطان نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اور آدم کی اطاعت سے انکار کیا جس پر وہ درگاہ ایزدی سے راندہ گیا۔ مگر اس نے دربار خداوندی سے قیامت تک کی مہلت لے لی۔ کہ میں ہمیشہ بندگان خدا کو صراط مستقیم سے روکتا رہوں گا۔ اور اس پر اس نے رب العزت کی قسم کھائی کہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا رہوں گا۔ چنانچہ آج تک شیطان کا یہی وطیرہ رہا۔ اور جب بھی دنیا میں کوئی آدم اللہ تعالیٰ خاص طور پر کھڑا کرتا رہا۔ شیطانی فوجیں اس کے بالمقابل ڈٹ گئیں۔ اور یہ اس کی ایسی پالیسی ہے جس سے وہ کبھی نہیں چوکتا۔ اور چوکے بھی کیوں جبکہ اس نے قسم کھا رکھی ہے غرض جب دنیا میں کوئی آدم خدا تعالیٰ کا نام لے کر اصلاح کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ تو شیطان اپنے مشیروں سے مشورہ کر کے اس کا مقابلہ شروع کر دیتا ہے۔ ہم نے اس کارگزاری کو

شیطان کا نفرنس

کے نام سے شائع کیا ہے۔ بلا مبالغہ یہ مضمون بالکل ایک نیا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ ایسے اچھوتے پیرایہ میں اسے لکھا گیا ہے کہ احمدی احباب تو کیا۔ متعصب غیر احمدی اور غیر مسلم بھی اثر لئے بغیر نہیں رہتے۔ شیطان کا اپنے مشیروں سے مشورہ لینا۔ شیطان کے جنرل سیکرٹری کا اس کی گزشتہ کارگزاریوں پر تبصرہ۔ آخر میں شیطان کا دھواں دھار لیکچر۔ اور پھر اس پر فرشتوں کی چٹکیاں ایسے دلچسپ سین ہیں کہ پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ شیطان اپنے چیلوں سے دریافت کرتا ہے کہ کہو آجکل کیا شغل ہے؟ ان میں سے باری باری جواب دیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو بہکانے کا کام کر رہا ہوں تاکہ آدم کے بیٹے پیدا ہوتے ہی ہمارے قبضہ میں آ جائیں۔ دوسرا کہتا ہے میں نوجوانوں پر فیض برساتا ہوں اور ان میں عیاشی کی روح پیدا کر کے نکما کر رہا ہوں۔ تیسرا کہتا ہے میں عورتوں پر اپنا سایہ رکھتا ہوں۔ اور ان میں آزادی کی روح پھونکتا ہوں۔ اور وہ بھی بڑی فرمانبردار ہیں جو میرے ہر حکم کی تعمیل میں فخر سمجھتی ہیں۔ چوتھا کہتا ہے کہ میں بڑے بوڑھوں کو خراب کرتا ہوں وغیرہ وغیرہ اس پر شیطان غضب میں آتا ہے کہ نالائقو! یہ کام تو میری ایک پھونک کا کرشمہ ہیں۔ اور یہ ہوا میں نے مدت سے چلا رکھی ہے۔ اب یہ رک نہیں سکتی۔ تم اس کام میں اپنا وقت کیوں ضائع کر رہے ہو۔ میں جس کام کے لئے روز ازل سے کھڑا ہوں اس طرف توجہ کرو۔ آج سے پہلے ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی آدم مختلف نام لے کر آتا رہا ہے میں نے سب کا مقابلہ کیا۔ آج بھی ایک آدم قادیان میں مہدی و مسیح کے نام سے آیا ہے۔ اس کی طرف توجہ کرو۔ کہ یہی ہمارا اصلی مشن ہے۔

شیطان کا جنرل سیکرٹری چلاتا ہے کہ اے ہمارے آقا ہم نے اس آدم کے خلاف بہت زور لگایا۔ مگر کچھ نہ بنا۔ وہ آدم اور اس کی جماعت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور ہماری پیش نہیں جاتی۔

یہ سن کر شیطان پھر جھلا کر بولتا ہے۔ بیوقوفو! ہماری غرض صرف حق کا مقابلہ کرنا ہے۔ جیت اور ہار سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ بھی میں جانتا ہوں کہ آدم قادیانی خدا کی طرف سے ہے۔ اور اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو ہمیں مخالفت کی ضرورت ہی کیا تھی۔ پس تم مخالفت کرتے جاؤ۔ اس کے بعد شیطان اپنا لیکچر شروع کرتا ہے۔ جو آیات قرآنی کی روشنی میں یہ بتلاتا ہے کہ ہر آدم کے وقت میں نے کیا کیا کوشش کی۔ اب بھی تم وہی ہتھیار استعمال کرو۔

مگر یہ لیکچر پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے کہ کس طرح شیطان نے مولوی صاحبان کے اپنے بیانوں سے نظم و نثر میں یہ ثابت کیا ہے کہ اب دنیا ہمارے ہاتھ سے نکلتی جاتی ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ آدم قادیانی کی فتح ہماری موت ہے

آخر میں فرشتے اور مقدس روحیں اس پر پھٹکار برساتی ہیں۔ احباب کرام اس مضمون کو ایسی خوش اسلوبی اور ایسے پر لطف ڈھنگ سے لکھا ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے ختم کئے بغیر دل نہیں چاہتا۔ اور غیر احمدی کی گردن اسے پڑھ کر ندامت سے جھک جاتی ہے کہ واقعی جماعت احمدیہ کی مخالفت جو لوگ کر رہے ہیں وہ یقیناً شیطان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

اب تک بہت سے بزرگوں نے اسے پڑھا ہے بہت تعریف کی ہے۔ اور تبلیغ کے لئے ایک نیا مؤثر حربہ خیال کیا ہے۔ پس آپ بھی جلدی منگا کر لطف اٹھایئے۔ اور پھر اپنے حلقے میں اس کی اشاعت کیجئے۔

قیمت ۲؍ علاوہ محصولڈاک۔ یہ کتب دو سے کم نہ بھیجی جائیں گی۔

اسلم سنز - دار الفضل - قادیان

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ)

۵۳۰۶ منکہ محمد منظور احمد خان ایاز ولد خان محمد محمود خان صاحب موصی ۵۳۰۵۶ قوم جٹ سنگھیڑہ۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ؍ ۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے نام اس وقت لہ عہ ۹ کنال ۳ مرلہ اراضی قبلہ والد صاحب کی طرف سے منتقل ہو چکی ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ دو کنال ۳ مرلہ فدوی اس سے پیشتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام منتقل کرچکا ہے۔ جس کی اطلاع مجھے بذریعہ چٹھی ۲۹۳۵ مجریہ مورخہ ۱۴ ؍ ۳۶ موصول ہو چکی ہے۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت بمع الاؤنس ۴۲/۸/۳۴ ہے۔ میں تاز یست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ نیز ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع سکرٹری صاحب مصالح کارپرداز بہشتی مقبرہ کو مطلع کرتا رہوں گا۔

العبد: محمد منظور احمد خان ایاز موصی۔
گواہ شد: فضل الرحمٰن اختر پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ ملتان
گواہ شد: محمود خان والد موصی۔
گواہ شد: محمد حسین ہیڈ کلرک دفتر انسپکٹر مدارس ملتان۔

۵۳۰۷ میں منیر الحصنی ولد نور الدین الحصنی الحسینی پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن دمشق ملک شام آج بتاریخ ۱۱ ؍ ۳۲ ء بحش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے (۱) دمشق کے محلہ مہی الشاغور میں ہمارے مشترکہ مکان میں میرا ۱/۴ حصہ ہے۔ میرے پاس شامی پونڈ کے حساب سے ایک ہزار ساڑھے بہتر پونڈ نقد موجود ہیں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا نقد رقم کا دسواں حصہ جماعت احمدیہ شام کی معرفت مرکزی بیت المال جماعت احمدیہ قادیان میں داخل کرا دوں گا اور صدر انجمن احمدیہ قادیان ہمارے مشترکہ مکان میں سے میرے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک ہوگی۔ نیز میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ مرنے کے وقت اس کے علاوہ میری جو بھی جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان معرفت جماعت احمدیہ دمشق ہوگی۔ نیز میں اقرار کرتا ہوں کہ میں ہر سال کے خاتمہ پر تجارتی کاروبار کا حساب کرکے اپنی آمد کا دسواں حصہ جماعت احمدیہ دمشق کی وساطت سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا تا وہ اس مال کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلیفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے احکام کے مطابق اشاعت میں خرچ کرے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ منیر الحصنی الاحمدی جادۃ السلیمانیہ دمشق
گواہ شد: بدر الدین الحصنی دمشق
گواہ شد: عبد الرؤف الحصنی دمشق
گواہ شد:۔ محمد شریف احمدی مبلغ جماعت احمدیہ بلاد عربیہ۔

۵۳۰۵ منکہ کریم بی بی زوجہ محمد یعقوب صاحب قوم ارائیں عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لنگیری جاگیرداران۔ ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ؍ ۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے چوڑیاں چاندی ۲۷ تولہ لہ للعہ سند چاندی ۱۲ تولہ عہ کنگنیاں چاندی ۷ تولہ قیمتی معہ۔ ٹیکریاں ۳۰ تولہ ۵۰۔ ہار ۱۷ تولہ معہ پری بند ۱۵ تولہ عہ، پھول ۵ تولہ صہ، زنجیری ۴ تولہ للعہ۔ انام طلائی ۱۰ ماشہ ۵۰ لونگ طلائی ۶ ماشہ ۵۰۔ کل مبلغ ۲۳۰/- روپے ہوتے ہیں۔ اور مہر مبلغ یکصد روپیہ۔ پس میری کل جائیداد اس وقت ۳۳۰/- روپے ہوتی ہے۔ لہٰذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور مبلغ عہ روپے حصہ جائیداد ارسال خدمت ہیں۔ اس کے علاوہ اس وقت میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبدہ:۔ نشان انگوٹھا کریم بی بی موصیہ
گواہ شد:۔ محمد یعقوب خاوند موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد: نظام الدین سکرٹری انجمن احمدیہ لنگیری
کاتب فضل دین احمدی نگہ۔

۵۳۸۷ منکہ سکینہ بی بی زوجہ برکت علی خان قوم برہما مسلم عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن میمہ حال بھٹیاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ؍ ۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد سوا حق مہر کے کوئی نہیں ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- ذمہ شوہرم برکت علی خان بریمی واجب الادا ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف کرتی ہوں۔ اور اگر میری وفات کے بعد میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اس جائیداد کی قیمت کے طور پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں جمع کروں تو وہ اس سے منہا کر دی جائے گی اور جائیداد کے معاملہ میں ہر قسم کی رپورٹ مجلس کارپرداز قبرستان کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ

العبدہ: سکینہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ برکت علی خان خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ دیوان علی خان بھٹیاں

وی پی وصول فرمالیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ... ملفوظات طیبہ

جن اصحاب کا چندہ ۵-۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اور جن کی طرف سے ۹ اپریل ... ان کے نام وی پی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ احباب ... ان دنوں الفضل میں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ... کے روحانی ... شائع ہو رہے ہیں۔ احباب ... — مینیجر الفضل

لنڈن ۲۰ اپریل۔ برطانی امارت بحریہ نے ایک انسانی تارپیڈو ایجاد کیا ہے۔ جو برطانیہ کا خفیہ ہتھیار کہلاتا ہے۔ دو ملاح اس میں بیٹھ کر اسے جہاز کی تہ میں لگا دیتے ہیں۔ اور خود نیچے غوطہ لگا جاتے ہیں۔ اس تارپیڈو کو کامیابی سے آزمایا جا چکا ہے۔

بمبئی ۲۰ اپریل۔ آتشزدگی کی وجہ سے کھانڈ کے ذخائر کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ اسلئے ایک لاکھ ۲۶ ہزار من کھانڈ وہاں بھیجی جا رہی ہے۔ پنجاب سے بیس ہزار ٹن گندم وہاں بھیجی جائے گی۔

دہلی ۲۰ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان اور جنوبی افریقہ کی حکومتوں میں ایک سمجھوتہ طے پایا ہے۔ جس کی رُو سے ہندوستانیوں کے شہری حقوق پہ قانونی پابندیاں اُٹھالی جائیں گی۔

نیپلز ۲۰ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اٹلی کی نئی وزارت کو مرتب کرنے کی کوشش بھی مارشل بڈوگلیو ہی کر رہا ہے۔ مگر ڈیموکریٹک پارٹی ان سے تعاون کرنے پر رضامند نہیں ہوئی۔

بمبئی ۲۰ اپریل۔ گزشتہ دنوں جب بارود پھٹنے سے دھماکہ ہوا۔ تو ۲۸ پونڈ وزنی سونے کی ایک اینٹ ایک مکان کی دو چھتیں پھاڑ کر تیسری منزل میں جاگری۔

لاہور ۲۰ اپریل۔ مسٹر جناح کل دہلی سے یہاں پہنچے۔ سٹیشن پر

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بہت سے ممتاز مسلمانوں نے اُن کا استقبال کیا۔

لاہور ۲۰ اپریل۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ بے وقت بارش وغیرہ کی وجہ سے اس سال پنجاب میں گزشتہ سال کی نسبت دس لاکھ ٹن اناج کم پیدا ہوگا۔

لاہور ۲۰ اپریل۔ فنانشل کمشنر نے ایک مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے سیلز ٹیکس کے بارہ میں قرار دیا ہے کہ پنجاب سے باہر تیار شدہ مال کی پہلی بکری پر ٹیکس نہیں لگے گا۔

لاہور ۲۰ اپریل۔ انارکلی کے ایک بڑے بزاز کو کلاتھ کنٹرول آرڈر کی خلاف ورزی کے چھ مقدمات میں آٹھ ہزار روپیہ جرمانہ یا دو سال قید کی سزا ہوئی ہے۔

لاہور ۲۰ اپریل۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ ضلع لاہور کی حدود میں کوئی شخص فوجی حکام کو جلانے کی لکڑی مہیا نہیں کر سکتا۔ محکمہ جنگلات اس سے مستثنیٰ ہے۔ اسے ٹھیکوں کو پورا کرنا ضروری ہے۔

لاہور ۲۰ اپریل۔ سر سلطان احمد نے جنگی نمائش میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آسام و برما کے محاذ پر ہمارے پاس مضبوط سے مضبوط فوج اور بڑھیا سے بڑھیا سامان جنگ موجود ہے۔ ہم دشمن کو روکنے کی پوری طاقت رکھتے ہیں۔ بعض بے وقوف کہتے ہیں۔ ہماری فوجیں کہاں ہیں۔ اور کیوں جاپانیوں کو اپنے ملک کی حدود میں گھسنے دیا گیا۔ اس کا جواب واقعات اور حالات ہی دے سکتے ہیں۔

ماسکو ۲۰ اپریل۔ روسی افواج سبسٹاپول کے پھاٹکوں میں داخل ہو چکی ہیں۔ اور انہوں نے میکنزا کی پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں سے بندرگاہ صاف نظر آتی ہے۔ دشمن ہوائی اور بحری جہازوں کے ذریعہ اپنی فوجوں کو نکالنے کی پوری پوری کوشش کر رہا ہے۔ مگر روسی ان پر شدید بمباری اور گولہ باری کر رہے ہیں۔ جرمن بڑی کوشش کر رہے ہیں کہ روسی فوجیں چیکوسلواکیہ اور ہنگری کو جانے والے دروں پر قابض نہ ہو سکیں۔

دہلی ۲۰ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مشرقی سمندری بیڑے کے کمانڈر کے زیر کمان سماٹرا کے شمالی کنارے کی اہم بندرگاہ سیانگ پر ایک زبردست حملہ کیا گیا ہے۔ یہ بندرگاہ لنکا سے ایک ہزار میل مشرق میں ہے۔ اتحادی طیاروں نے طیارہ بردار جہازوں سے اُڑ کر اپنے بحری جہازوں کا ہاتھ بٹایا۔ دشمن کے ریڈیو سٹیشن۔ گودیوں اور فوجی بارکوں کو بہت نقصان پہنچایا گیا۔ دو ڈسٹرائروں کو آگ لگا دی۔ اور ۲۵ جاپانی طیاروں کو برباد کر دیا گیا۔

دہلی ۲۱ اپریل۔ برما کی لڑائی کے بارہ میں تازہ ترین اطلاع یہ ہے۔ کہ امپھل کے میدان کے جنوب میں کوئی خاص سرگرمی نہیں۔ سلچر کے محاذ پر ایک ٹیلے کے لئے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ پلیل کے مشرق میں دشمن نے دو حملے کئے۔ مگر ان کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ دشمن کی تین چوکیوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ کوہیما میں اتحادی فوجوں کی پوزیشن مضبوط ہو گئی ہے۔ دیماپور سے اتحادی دستے بڑھتے ہوئے کوہیما کا بچاؤ کرنے والی فوج سے آملے ہیں ہر جگہ اتحادی فوج کا پلہ بھاری ہے۔ اب مون سون کا موسم آرہا ہے۔ اور جاپانی محسوس کریں گے۔ کہ ان کو یہ حملہ بہت مہنگا پڑیگا۔ جاپانی رسد اور کمک کے رستے نہیں بنا سکے۔ اور کھانے پینے کی اشیاء کی بھی کمی ہے۔ جاپانی صفوں کے پیچھے جو اتحادی فوج مصروف عمل ہے۔ وہ بھی کامیابی حاصل کر رہی ہے۔ جاپانیوں نے اس پر دو زور کے حملے کئے۔ مگر ناکام رہے۔ اس محاذ پر اب جاپانی ٹینک بھی استعمال کرنے لگے ہیں۔ اب جاپانیوں کی کوئی ایسی جنگی چال نہیں۔ جس سے اتحادی واقف نہ ہوں اتحادی فوجیں بڑی مضبوطی سے دشمن کا مقابلہ کر رہی ہیں۔

واشنگٹن ۲۱ اپریل۔ اتحادی طیاروں نے ٹرک پر پھر ایک بار حملہ کیا۔ جزائر الیوشنز میں آٹک کے جزیرہ میں اتحادیوں نے ایک نیا سمندری اڈہ قائم کر لیا ہے۔ رباؤل اور نیوگنی میں بھی دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے گئے ایک مال بردار جہاز ایک ٹینکر اور پانچ مال لے جانیوالے بجرے ڈبو دئے گئے۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ اسٹونیا کے علاقہ میں لڑائی کا زور بہت بڑھ گیا ہے۔ کل جرمن ٹینک دستوں نے اس محاذ پر کئی بار حملے کئے۔ مگر روسیوں نے سب کا منہ توڑ جواب دیا۔ دو ہزار سے زیادہ جرمن مارے گئے۔ ٹارناپول کے علاقہ میں جرمنوں کو کئی بستیوں سے نکال دیا گیا ہے سبسٹاپول کی مشرقی بستیوں میں روسی پہنچ چکے ہیں۔ جرمن فوجوں کو نکال کر لے جانے والے جرمن جہازوں پر روسی طیارے اور جنگی جہاز خوفناک حملے کر رہے ہیں۔ چنانچہ کل چار فوج بردار اور ایک محافظ جہاز ڈبو دیا گیا۔ کانسٹنزا کی بندرگاہ کے نواح میں روسی طیاروں نے بارودی سرنگیں بچھا رکھی ہیں اور بچکر وہاں پہنچ جانے والے جہاز بھی اکثر تباہ ہو جاتے ہیں۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ شمالی فرانس پر اتحادی ہوائی حملے کل بھی صبح سے شام تک جاری رہے شام کے وقت ان حملوں کا زور بہت بڑھ گیا ہے جبکہ ساڑھے سات سو امریکن طیاروں نے پانچسو فائٹروں کے ساتھ حملہ کیا۔ دشمن کے فائٹر بہت کم مقابل پر آئے۔ البتہ ہوا مار توپوں نے کچھ سرگرمی دکھائی